ازعدالت عظمیٰ

28 مئی 1954

سیٹھ جگ جیون ماوجی وٹھلانی

بنام

میسرز رانچوڈاس میگ جی۔

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، ایس۔آر۔داس، ویوین بوس، بھگوتی اور وینکتاراما ائیر جج صاحبان]

قابل معاملات دستاویزات ایکٹ، 1881 (XXVI سال 1881) ذیلی دفعہ 7، 32، 61، 64، 78-مجری الیہ کی طرف سے قبولیت کی ذمہ داری-فلفور قابل ادائیگی بل-پیشکش-قبولیت-زبانی- آیا یہ درست ہے-

1881 کی دفعہ 32 کے تحت، مجری الیہ کی ذمہ داری صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ بل کو قبول کرتا ہے۔ایکٹ میں ایسا کوئی التزام نہیں ہے کہ ڈراوی دستاویز پر ذمہ دار ہے، واحد رعایت دفعہ 31 کے تحت ہوتی ہے جس میں چیک کے ڈراوی کی صورت میں اس کی زمینوں میں گاہک کے کافی فنڈز ہوتے ہیں؛ اور پھر بھی، ذمہ داری صرف ہنڈی اجرا کنندہ کی ہوتی ہے نہ کہ وصول کنندہ کی طرف۔

اس دلیل میں کوئی مواد نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 61 قبولیت کے لیے صرف اس صورت میں پیش کرنے کا التزام کرتی ہے جب بل دیکھنے کے بعد اسکی فلفور ادائیگی ہو، نہ کہ جب مطالبہ پر قابل ادائیگی ہو۔دیکھنے کے بعد قابل ادائیگی بل میں دو الگ الگ مراحل ہوتے ہیں، پہلا جب اسے قبولیت کے لیے پیش کیا جاتا ہے، اور بعد میں جب اسے ادائیگی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔دفعہ 61 سابقہ سے متعلق ہے، اور دفعہ 64 مؤخر الذکر سے متعلق ہے۔قبولیت کے لیے پیشکش ہمیشہ اور ہر صورت میں ادائیگی کے لیے پیشکش سے پہلے ہونی چاہیے۔لیکن جب مطالبہ پر بل قابل ادائیگی ہوتی ہے تو دونوں مراحل ہم آہنگ ہو جاتے ہیں اور صرف ایک پیشکش ہوتی ہے، جو قبولیت اور ادائیگی دونوں کے لیے ہوتی ہے اور اس لیے وہ شخص جو ایکٹ کی دفعہ 78 کے تحت ادائیگی حاصل کرنے کا حقدار ہے وہی شخص ہے جو اسے قبولیت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لیے پیش کرنے کا حقدار ہے۔

قابل معاملات دستاویزات ایکٹ، 1881 کی دفعہ 7، انگریزی قانون کی پیروی کرتے ہوئے، یہ فراہم کرتی ہے کہ جب مجری الیہ بل پر اپنی رضامندی پر دستخط کرتا ہے تو وہ قبول کنندہ بن جاتا ہے۔اس کے مطابق، کسی بھی تجارتی استعمال کے علاوہ، ہنڈی کی زبانی قبولیت، طرز عمل کے ذریعے قبولیت سے بہت کم نہیں ہوسکتی، جہاں کم از کم روک تھام کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو۔

دفعہ 32 کے تحت ذمہ داری کے ساتھ مجری الیہوں کو طے کرنے کے لیے جو چیز ضروری ہے وہ ان کے ذریعے دستاویز کی قبولیت ہے نہ کہ ذمہ داری کا اعتراف۔ چونکہ قانون قبولیت کے لیے کوئی خاص فارم تجویز نہیں کرتا ہے، اس لیے تسلیم کو قبولیت کے طور پر سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے؛ لیکن پھر، اسے دفعہ 7 کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے، اور بل پر ظاہر ہونا چاہیے اور مجری الیہ کے دستخط ہونے چاہئیں۔

سیٹھ کھنڈاس نارنداس بنام دہی بائی (آئی ایل آر 3 بوم۔182)، رام راو جی جمبھیکر بنام پر ہلا دداس سبھا کرن (آئی ایل آر 20 بوم۔133)، بینک آف انگلینڈ بنام آرچر (1843) 11 ایم اینڈ ڈبلیو 383) اور ہاروی بنام مارٹن (1808) 1 کیمپ۔425) حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 31 سال 1954۔

سوٹ نمبر 2310 سال 1950 میں بمبئی سٹی سول کورٹ کے 24 جولائی 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والے اصل ڈگری سے 1951 کی اپیل نمبر 811 میں بمبئی میں عدالت عالیہ کے جوڈیکیچر کے 9 ستمبر 1952 کے فیصلے اوڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی کے ڈیفٹری سالیسیٹر جنرل آف انڈیا (بشمول، جے بی داداچنجی اور راجندر نارائن،)۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایس سی آئزک (بشمول، ایس ایس شکلا،)۔

28 مئی 1954۔عدالت کا فیصلہ وینکتارامائرجج کے ذریعے دیا گیا تھا جس سوٹ سے یہ اپیل پیدا ہوئی ہے وہ اپیل کنندہ نے 10000 روپے کی ہنڈی پر مورخہ 4 دسمبر 1947 کو دائر کیا تھا۔ جو باسرا کے حاجی جیٹھا بھائی گوکل اینڈ کمپنی نے مدعا علیہان پر ان کے حق مین تیار کیا تھا، جو بمبئی میں تاجراں اور کمیشن ایجنٹس ہیں۔ ہنڈی رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے بمبئی میں اپیل کنندہ کو بھیجی گئی تھی، اور دراصل اسے ایک پاریکھ ورجلال نارنداس نے وصول کیا، جس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے اسے 10 دسمبر 1947 کو جواب دہندگان کے سامنے پیش کیا، اور وہاں سے ادائیگی کی رقم حاصل کی۔ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ اپنے کمیشن ایجنٹ کے طور پر ورجلال کے ذریعے فارورڈ کنٹریکٹ میں کاروبار کر رہا تھا، اور دراصل وہ اپنی پیڈھی میں رہ رہا تھا۔ 12 جنوری 1948 کو اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کو ایک نوٹس بھیجا جس میں انہوں نے ورجلال کو کارروائی کرنے کے اختیار کو مسترد کرتے ہوئے ہنڈی کی واپسی کا مطالبہ کیا، جس پر انہوں نے 10 فروری 1948 کو جواب بھیجا، اپنی ذمہ داری سے انکار کرتے ہوئے اور یہ کہا گیا کہ ورجلال اپیل کنندہ کا ایجنٹ تھا، اور یہ رقم اسے اس کی نمائندگی پر دی گئی تھی کہ وہ ادائیگی رقم وصول کرنے کا مجاز ہے۔

9 دسمبر 1950 کو اپیل کنندہ نے سٹی سول جج، بمبئی کی عدالت میں موجودہ مقدمہ دائر کیا۔ شکایت میں اس نے صرف یہ الزام لگایا کہ ورجلال کو اس پر ادائیگی واجب نہیں تھی، اور یہ کہ "مدعا علیہ ڈراوی" ہنڈی" پر ذمہ دار رہا۔ مدعا علیہان نے ورجلال کو بری کرنے کے اختیار پر انحصار کرنے کے علاوہ یہ بھی استدعا کی کہ مدعی نے ان کے خلاف کارروائی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی، کیونکہ اس میں کوئی حتمی موقف نہیں تھا کہ ہنڈی کو ان کے ذریعے قبول کیا گیا تھا۔

مقدمے کی سماعت میں، اپیل کنندہ نے ثبوت دیا کہ ورجلال نے اس کی غیر موجودگی میں ہنڈی پر مشتمل رجسٹرڈ لفافہ حاصل کیا تھا، اور اسکی آگاہی یا اجازت کے بغیر اس میں واجب الادا رقم حاصل کی تھی۔ فاضل سٹی سول جج نے اس ثبوت کو قبول کر لیا، اور کہا کہ ورجلال کو ہنڈی کی رقم لینے کا اختیار نہیں تھا۔ انہوں نے مزید یہ کہا کہ جواب دہندگان کی طرف سے خارج کرنے کی موقف کا یہ مطلب ہے کہ ہنڈی کو انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، اس نے مقدمے کا فیصلہ کیا۔

مدعا علیہان نے بمبئی کی عدالت عالیہ میں یہ معاملہ اپیل میں اٹھایا، اور اس سے چھاگلا کے چیف جسٹس اور شاہ جج نے سنا، جنہوں نے کہا کہ اپیل کنندہ کو مدعا علیہان کے خلاف ہنڈی پر کارروائی کا حق صرف اس صورت میں حاصل ہوگا جب وہ اسے قبول کر چکے ہوں، اور چونکہ مدعی نے یہ الزام نہیں لگایا کہ اسے ان کے ذریعے قبول کر لیا گیا ہے، اس لیے ان کے خلاف کارروائی کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل کی اجازت دی، اور سوٹ کو خارج کر دیا۔ مدعی نے اس اپیل کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت دی گئی خصوصی اجازت پر ترجیح دی ہے۔

ہمارے سامنے اس قانونی موقف کی درستگی کو چیلنج کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی ہے جس پر عدالت عالیہ کا فیصلہ مبنی ہے، کہ قابل معاملات دستاویز کے ڈراوی اس پر وصول کنندہ کا ذمہ دار نہیں ہے، جب تک کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ قابل معاملات دستاویز ایکٹ کی دفعات پر، کوئی اور نتیجہ ممکن نہیں ہے۔ اس ایکٹ کا تیسرا باب قابل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاملات دستاویز کے لیے فریقین کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے۔ دفعہ 32 میں کہا گیا ہے کہ،

"اس کے برعکس معاہدے کی عدم موجودگی میں، تحریری معاہدہ نامہ بنانے والا اور مبادلہ ہنڈی کی واجب الادئیگی سے پہلے قبول کرنے والا، نوٹ کی ظاہری مدت یا قبولیت کے مطابق بالترتیب واجب الادئیگی پر اس کی رقم ادا کرنے کا پابند ہے، اور واجب الادئیگی پر یا اس کے بعد مبادلہ ہنڈی کو قبول کرنے والا ہولڈر کے مطالبہ پر اس کی رقم ادا کرنے کا پابند ہے۔"

اس دفعہ کے تحت مجری الیہ کی ذمہ داری صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ بل قبول کرتا ہے۔ ایکٹ میں ایسا کوئی التزام نہیں ہے کہ ڈراوی دستاویز پر ذمہ دار ہے، واحد رعایت دفعہ 31 کے تحت ہوتی ہے جس میں چیک کے ڈراوی کے ہاتھ میں گاہک کے کافی فنڈز ہوتے ہیں؛ اور پھر بھی، ذمہ داری صرف ہنڈی نویس کی طرف ہوتی ہے نہ کہ وصول کنندہ کی طرف۔ یہ ابتدائی قانون ہے، اور اسے مغربی جج کے ذریعے سیٹھ کھنڈا اس نارنداس بنام دہی بائی (1) میں درج ذیل اصطلاحات میں طے کیا گیا تھا:

"جہاں کوئی قبولیت نہیں ہے، ڈراوی کے خلاف وصول کنندہ کی طرف سے کاروائی کا کوئی سبب پیدا نہیں ہو سکتا۔"

نہ تو اس دلیل میں کوئی مواد موجود ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 61 قبولیت کے لیے صرف اس صورت میں پیش کرنے کا التزام کرتی ہے جب بل کو دیکھنے کے بعد اس کی قابل ادائیگی ہو، نہ کہ جب یہ مطالبہ پر قابل ادائیگی ہو، جیسا کہ ہنڈی مقدمہ ہے۔

دیکھنے کے بعد قابل ادائیگی بل میں دو الگ الگ مراحل ہوتے ہیں، پہلا جب اسے قبولیت کے لیے پیش کیا جاتا ہے، اور بعد میں جب اسے ادائیگی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ دفعہ 61 سابقہ سے متعلق ہے، اور دفعہ 64 مؤخر الذکر سے متعلق ہے۔ جیسا کہ رام راوجی جمبھیکر بنام پرہلاداس سبکرن (1) میں مشاہدہ کیا گیا ہے، "قبولیت کے لیے پیشکش ہمیشہ اور ہر صورت میں ادائیگی کے لیے پیشکش سے پہلے ہونی چاہیے۔" لیکن جب بل مطالبہ پر قابل ادائیگی ہوتی ہے، تو دونوں مراحل ہم آہنگ ہو جاتے ہیں، اور صرف ایک پیشکش ہوتی

ہے، جو قبولیت اور ادائیگی دونوں کے لیے ہوتی ہے۔ جب بل کی ادائیگی کی جاتی ہے، تو اس میں قبولیت شامل ہوتی ہے؛ لیکن جب اس کی ادائیگی نہیں کی جاتی ہے، تو یہ واقعی عدم قبولیت کے لیے بے عزتی ہو جاتی ہے۔ لیکن چاہے بل دیکھنے کے بعد قابل ادائیگی ہو یا نظر آنے پر یا مطالبہ پر، مجری الیہ کی طرف سے قبولیت ضروری ہے اس سے پہلے کہ اس پر ذمہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

داری طے کی جا سکے۔ یہ قبولیت ہی ہے جو وصول کنندہ اور مجری الیہ کے درمیان دستاویز پر تعلق قائم کرتی ہے، اور ہم عدالت عالیہ کے فاضل ججوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ جب تک کہ ایسی قبولیت نہ ہو، بل پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی جو وصول کنندہ کے ذریعے مجری الیہ کے خلاف قابل عمل ہو۔

اپیل کنندہ کی جانب سے بنیادی دلیل یہ تھی کہ اس طرح کی قبولیت کا مطلب اس وقت ہونا چاہیے جب جواب دہندگان نے بل وصول کیا ہو اور اس کے لیے ادائیگی کی ہو۔ دلیل یہ تھی کہ ورجلال کو ہنڈی کی ادائیگی کا عمل ہی اس بات کا اعتراف تھا کہ مدعا علیہان ہنڈی کے ذمہ دار تھے جو بھی اس کا قانونی مالک ہو۔ اس دلیل کا جواب، سب سے پہلے یہ ہے کہ قبولیت کے لیے ہنڈی کی کوئی درست پیشکش نہیں تھی؛ اور دوسری، کہ قانون کے مطابق اس کی کوئی قبولیت نہیں تھی۔

قبولیت کے لیے ہنڈی کو پیش کرنے کے سوال پر، موقف اس طرح سے ہے: جس شخص نے اسے مدعا علیہان کے سامنے پیش کیا وہ ورجلال تھا؛ اور اگر اسے اس معاملے میں کارروائی کرنے کا اختیار نہیں تھا، تو یہ دیکھنا مشکل ہے کہ ہنڈی کو پیش کرنے میں اس نے مدعی کی طرف سے کیسے عمل کیا تھا۔ صرف ایک ہی عمل کیا جا سکتا تھا، اور وہ تھا ورجلال کے ذریعہ ہنڈی کو پیش کرنا اور اس کے تحت واجب الادا رقم کی رسید لینی۔ اگر اس کے پاس ادائیگی وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا تو اسے قبولیت کے لیے بل پیش کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ میں ایسا کوئی التزام نہیں تھا جس کے تحت یہ ضروری ہو کہ بلون کی فلفور قابل ادائیگی کو ہولڈر کے ذریعے یا اس کی جانب سے قبولیت کے لیے پیش کیا جائے، یا اس کی طرف سے جیسا کہ دفعہ 61 میں، بعد قابل ادائیگی بلوں کے لیے تھا۔ لیکن، جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے، بعد قابل ادائیگی بل کے معاملے میں، قبولیت اور ادائیگی کے لیے پیش کرنے کے دونوں مراحل کو ایک میں جوڑ دیا جاتا ہے، اور اس لیے، وہ شخص جو ایکٹ کی دفعہ 78 کے تحت ادائیگی حاصل کرنے کا حقدار ہے، وہ شخص ہے، جو اسے قبولیت کے لیے پیش کرنے کا حقدار ہے۔ دفعہ 78 کے تحت، ادائیگی کی رقم دستاویز کے حامل کو ہونی چاہیے؛ اور اگر ورجلال کو مدعی کی طرف سے رقم وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، تو اس کی طرف سے قبولیت کے لیے ہنڈی کی کوئی درست پیشکش بھی نہیں تھی۔

اس کے بعد اس بات پر غور کیا جانا چاہیے کہ آیا یہ فرض کرتے ہوئے کہ قبولیت کے لیے ہنڈی کی مناسب پیش کش تھی، اسکے متعلق جائز قبولیت تھی۔ اپیل کنندہ کی دلیل یہ تھی کہ چونکہ ہنڈی مدعا علیہان کے ہاتھ لگ گئی تھی اور ان کے ذریعے پیش کی گئی تھی، اس لیے اس کے قبضے کی حقیقت ہی قبولیت کے لیے کافی ہوگی۔ یہاں تک کہ انگلینڈ کے عام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document